43087 ـ كيا اسلام تلوار كے ساتھ پھيلا ہے ؟

سوال

كيا اسلام تلوار كے زور سے پھيلا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

سوال نمبر (34830) كے جواب ميں بيان كيا جا چكا ہے كہ جہاد كى دو قسميں ہيں: ہجومى اور دفاعى.

اس ميں كوئى شك نہيں كہ اسلام پھيلانے ميں ہجومى جہاد كا بہت زياده دخل اور اثر ہے، اور گروه در گروه لوگوں كا اسلام ميں داخل ہونے ميں بھى اسى كا اثر تھا.

اسى ليے دشمنان اسلام كے دلوں ميں جہاد كا رعب اور دبدبہ بھرا ہوا ہے.

انگريزى زبان كا انٹرنيشل اسلامى ميگزين ميں مضمون آيا ہے كہ:

يورپى دنيا پر كچھ نہ كچھ خوف طاري رہنا ضرورى ہے، اور اس خوف كے كئى ايك اسباب ہيں، جن ميں يہ سبب بھى ہے كہ جب سے اسلام مكہ مكرمہ ميں ظاہر ہوا اس وقت سے اس كى افرادى قوت بڑھ رہى، بلكہ ہميشہ ہى افرادى قوت زياده ہو رہے اور پھيل رہے ہيں، پھر اسلام صرف دين ہى نہيں بلكہ اس كے اركان ميں جہاد جيسى اشياء بھى شامل ہيں. اھـ

اور رابرٹ پين كہتا ہے:

يقينا اس سے قبل بھى مسلمانوں نے پورى دنيا ميں جنگيں لڑى ہيں اور وه ايك بار پھر ايسا كريں گے. اھـ

مستشرقين نے اسلام ميں طعن كرنے كى كوشش كرتے ہوئے كہا ہے كہ اسلام تلوار كے زور سے پھيلا.

مستشرق ٹومس ارنالڈ نے " اسلام كى دعوت " نامى ايك كتاب لكھى ہے جس كا مقصد مسلمانوں ميں جہادى روح ختم كرنا اور مٹانا تھا، اس ميں اس نے اپنے خيال كے مطابق يہ ظاہر كرنے كى كوشش كى ہے كہ اسلام تلوار كے زور سے نہيں پھيلا، بلكہ دعوت و تبليغ كے ذريعہ سے پھيلا ہے جو ہر قسم كى قوت سے خالى اور برى اور سليم تھى.

مسلمان بھی اس پھیلائے ہوئے جال میں پھنس گئے ہیں، لھذا جب وہ کسی مستشرق کی جانب سے کسی کو اسلام پر حملہ کرتے ہوئے سنتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے، تو وہ جواب دیتے ہیں کہ تم اپنی نسل کے آدمی کی بات سنو جو اس کا رد کرتے ہوئے اس طرح کہتا ہے، اور اس نے یہ کچھ کہا ہے.

مسلمانوں میں سے کچھ شکست خوردہ ذہنیت کے مالك لوگ نکلے تو اسلام کا دفاع کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور اپنے خیال میں انہوں نے دین اسلام کو اس بہتان سے بری کرنے کی کوشش کی، اور اس طرح انہوں نے اسلام تلوار سے پھیلنے کی نفی کرنا شروع کردی، اور اس کے نتیجہ میں انہوں نے اسلام میں جہاد کی مشروعیت کی نفی کردی، صرف دفاعی جہاد کرنا جائز قرار دیا، لیکن ان کے ہاں ہجومی جہاد یعنی کافر پر ان کے ملك میں جا کر حملہ کرنے کا وجود ہی نہیں ملتا، یہ قرآن و سنت کے مخالف تو ہے ہی لیکن مسلمان آئمہ کرام کے فیصلوں کے بھی خلاف ہے.

شیخ الاسلام مجموع الفتاوی میں کہتے ہیں:

" مقصد یہ ہے کہ سارے کا سارا دین اللہ تعالی کے لیے ہو، اور اللہ تعالی کا کلمہ ہی بلند ہو، اور " کلمۃاللہ " اللہ تعالی کا کلمہ " ان سب کلمات کو متضمن ہے جو کتاب یعنی قرآن میں ہیں.

اور اسی طرح اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

یقینا ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل فرمایا تا کہ لوگ عدل و انصاف پر قائم رہیں.الحدید (25)

لھذا رسولوں کو بھیجنے اور کتابیں نازل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالی اور اس کی مخلوق کے حقوق میں عدل و انصاف قائم رکھیں.

پھر اسی آیت میں اس کے بعد اللہ تعالی نے فرمایا:

اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت و قوت ہے، اور لوگوں کے لیے بہت سے فائدے ہیں، اور اس لیے بھی کہ اللہ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی بے دیکھے مدد کون کرتا ہے الحدید (25).

لھذا جس نے بھی کتاب اللہ تعالی انحراف کیا اسے لوہے (اسلحہ) کے ساتھ سیدھا کیا جائے گا، اور اسی لیے دین کی درستگی قرآن اور تلوار کے ساتھ ہوتی رہی .

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جو کوئی بھی اس مصحف و قرآن سے انحراف کرے اسے تلوار کے ساتھ مارو. اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی لابن تیمیة (28 / 263).

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب" الفروسیة " میں کہتے ہیں:

اور اللہ تعالی نے اسے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت سے قبل کتاب اور ہدایت اور مدد والی تلوار کے ساتھ مبعوث کیا تا کہ اللہ وحدہ لا شریك کی عبادت کی جائے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روزی ان کی تلوار اور نیزے کے نیچے رکھی.... کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے دین اسلام کو دلیل و برھان اور حجت اور تلوار و نیزے کے ساتھ قائم کیا ہے، اور یہ دونوں اشیاء مدد کرنے میں سگھے بھائی کی حیثیت رکھتی ہیں. اھـ

دیکھیں: الفروسیة (18).

ذیل میں ہم کتاب و سنت میں سے چند ایك دلائل پیش کرتے ہیں جو اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ اسلام کے پھیلنے میں تلوار نے اہم کردار ادا کیا، اور اسلام کے پھیلنے کے اسباب میں ایك اہم سبب تلوار بھی ہے:

1 ـ فرمان باری تعالی ہے:

اور اگر اللہ تعالی آپس میں لوگوں کو ایك دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی منہدم کردی جاتیں جہاں اللہ تعالی کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے، جو اللہ تعالی کی مدد و نصرت کرے گا اللہ تعالی بھی ضرور اس کی مدد و نصرت کرے گا، بیشك اللہ تعالی بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے الحج (40).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور اگر اللہ تعالی بعض لوگوں کو بعض سے دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا، لیکن اللہ تعالی دنیا والوں پر فضل و کرم کرنےوالا ہے البقرة (251).

2 ـ اوراللہ سبحانہ وتعالی نے کفار کے خلاف جہاد کرنے اور انہیں دہشت زدہ کرنے کے لیے تیاری کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو، اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ تم اس سے اللہ تعالی اور اپنے دشمنوں کو خوفزدہ رکھ سکو، اور ان کے علاوہ دوسروں کو بھی جنہیں تم نہیں جانتے لیکن اللہ تعالی انہیں جانتا ہےالانفال (60).

اگر اسلام صرف دعوت و تبلیغ سے ہی پھیلا ہوتا تو پھر کفار کس چیز سے ڈرتے پھرتے ہیں؟ کیا ایسی کلام اور بات

سے جو صرف زبان سے نکلتی ہے؟

صحیحین میں مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میری ایك ماہ کی مسافت پر رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے"

کیا کفار صرف اتنی بات سے ہی رعب کھانے لگتیں ہیں کہ انہیں یہ کہا جائے کہ اسلام قبول کرلو، اور اگر اسلام قبول نہیں کرتے تو تم اپنے عقیدے اور اعمال میں آزاد ہو جو چاہے کرتے پھرو اور جو چاہو عقیدہ رکھو. ؟

یا کہ وہ جہاد و قتال اور ان پر جزیہ اور ذلت مسلط ہونے سے خوفزدہ ہیں اور دہشت کھا رہے ہیں؟ جو انہیں اس ذلت اور رسوائی سے بچانے کے لیے اسلام قبول کرنے پر ابھارتا ہے.

3 ـ اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو لوگوں کو ایسی دعوت دیتے تھے جو تلوار کے ساتھ ملی ہوتی، اور اپنے کمانڈروں کو بھی یہی حکم جاری کرتے، ہو سکتا ہے کہ جب لوگ مسلمانوں کی اپنے دین کی دعوت دینے میں قوت و طاقت اور جدوجھد دیکھیں تو ان سے پردے علیحدہ ہو جائیں.

بخاری اور مسلم نے سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا:

" میں صبح جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اس کے ہاتھ پر فتح نصیب ہوگی، تو لوگوں وہ رات یہ سوچتے ہوئے بسر کی کہ جھنڈا کسے دیا جائےگا، اور صبح ہر کوئی شخص اس جھنڈے کی امید لگائے ہوئے تھا.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" علی رضی اللہ تعالی عنہ کہاں ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ سے عرض کی گئی ان کی آنکھوں میں درد ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں تھوك لگایا اور دعا کی تو آنکھیں صحیح ہو گئیں، ایسے کہ کبھی ان میں درد ہوا ہی نہیں، اور علی رضی اللہ تعالی عنہ کو جھنڈا دیا تو وہ کہنے لگے:

میں ان سے اس وقت تك لڑوں جب تك وہ ہماری طرح مسلمان نہیں ہو جاتے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اطمنان اور آسانی سے جاؤ حتی کہ جب تم ان کے علاقے میں پہنچو تو انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دو، اور

ان پر جو کچھ واجبات ہیں اس کی انہیں خبر دو، اللہ کی قسم اگر اللہ تعالی نے تیرے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دی تو تیرے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ قیمتی اور بہتر ہے" د

صحیح بخاری حدیث نمبر (3009) صحیح مسلم حدیث نمبر (2406)

تو یہ دعوت الی اللہ سبحانہ وتعالی اسلحہ کی قوت سے ساتھ ملی ہوئی ہے اس کے بغیر مکمل نہیں.

مسلم رحمہ اللہ تعالی نے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر اور پارٹی کا امیر مقرر کرتے تو اسے اور اس کے ساتھ مسلمانوں کو بھلائی کی نصیحت کرتے اور پھر فرماتے:

" اللہ تعالی کا نام لے کر اللہ تعالی کے راستے میں جنگ کرو، اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ قتال کرو، غزوہ کرو اور خیانت مت کرو، اور دھوکہ نہ دو، اور مثلہ نہ کرو، اور نہ ہی بچے کو قتل کرو، اور جب تم اپنے دشمن مشرکوں کو ملو تو انہیں تین باتوں کی دعوت دو، اس میں جو بھی وہ مان لیں تو وہ ان سے قبول کرو، اور ان سے رک جاؤ، پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اگر تو وہ آپ کی بات تسلیم کرلیں تو قبول کرتے ہوئے رک جاؤ... اور اگر وہ انکار کردیں تو پھر ان سے جزیہ دینے کا مطالبہ کرو، اگر وہ مان لیں تو قبول کرتے ہوئے ان سے رک جاؤ، اور اگر انکار کردیں تو پھر اللہ تعالی سے مدد طلب کرو اور ان سے لڑائی اور جنگ کرو..... الحدیث .

صحیح مسلم حدیث نمبر (3261).

یہ دیکھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امراء اور کمانڈروں کو حکم دے رہے ہیں کہ وہ کفار کو اسلام کی دعوت دیں تو انہوں نے کفار کے سر پر تلوار لٹکا کر رکھی ہو، اور اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں تو ذلیل ہو کر جزیہ دینے پر راضی ہوں، اور اگر وہ اس کا بھی انکار کرتے ہیں تو پھر سوائے تلوار کے اور کچھ نہیں.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر وہ اس کا بھی انکار کردیں تو پھر اللہ کی مدد طلب کرتے ہوئے ان سے قتال اور لڑائی کریں"

4 ـ اور ایک دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میں قیامت سے قبل تلوار دے کر مبعوث کیا گیا ہوں حتی کہ اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت ہونے لگے، اور میرا رزق میرے نیزے کے نیچے رکھا گیا ہے، اور جو شخص بھی میری مخالفت کرتا ہے اس پر ذلت و رسوائی مسلط کر دی گئی ہے، اور جو بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان میں سے ہی ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (4869) صحیح الجامع حدیث نمبر (2831)

اسلام کے پھیلنے کے اسباب میں تلوار اور قوت کا سبب بننا اسلام کے لیے کوئی عیب کی بات نہیں، بلکہ یہ تو اسلام کی خصوصیات اور محاسن میں شامل ہوتا ہے کہ وہ لوگوں پر ایسی چیز لازم کر رہا ہے جس میں ان کی دنیا و آخرت دونوں کا فائدہ ہے.

اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جن پر حماقت اور قلت حکمت و علم غالب ہوتی ہے، اگر ایسے لوگوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو وہ حق سے اندھے ہو جائیں، اور شہوات میں ڈوب جائیں، اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کوحق کی طرف پلٹانے اور جس میں ان کا فائدہ ہے اسے حاصل کرنے کے لیے جہاد مشروع کیا، اس میں کوئی شك نہیں کہ حکمت کا تقاضہ یہی ہے کہ احمق اور بے وقوف شخص کو نقصان اور ضرر دینے والی چیز سے بچایا جائے، اور اسے ایسے کام پر ابھارا جائے جس میں اس کا نفع اور فائدہ ہو.

بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا وہ کہتے ہیں:

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے.

وہ کہتے ہیں: لوگوں کے لیے سب سے بہتر اور اچھے لوگ، (یعنی لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ دینے والے لوگ ہو) تم ان کی گردنوں میں زنجریں ڈال کر لاؤ گے حتی کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے، تو کیا جہاد کے علاوہ بھی کسی لوگوں کو زنجیروں میں لایا جاسکتا ہے؟ !

اس میں اسلام کی مدح اور تعریف ہے نہ کہ قابل مذمت، لھذا ان شکست خوردہ ذہنوں کے مالك لوگوں کو چاہیے کہ (وہ اللہ تعالی کا ڈر اختیار کریں اور اس دین کو مسخ کر کے پیش کرنے سے باز رہیں، اور یہ دلیل دے کر کہ دین اسلام امن و سلامتی والا دین ہے اسے کمزور اور اس کی بنیادیں کھوکھلی نہ کریں.

جی ہاں یہ امن و سلامتی کا دین ہے، لیکن اس اساس پر کہ ساری بشریت کو غیر اللہ کی عبادت سے بچایا جائے، اور ساری بشریت کو اللہ تعالی کے حکم کے ماتحت اور تابع فرمان بنایا جائے، کیونکہ یہ طریقہ اور منہج تو اللہ تعالی کا ہے، نہ کہ بندوں میں سے کسی بندے اور غلام کا قانون اور طریقہ نہیں، اور نہ ہی ایسا مذہب ہے جو کسی انسان اور مفکر کی اختراع ہو، حتی کہ اس کی دعوت دینے یہ اعلان کرنے سے شرم محسوس کرتے ہوں کہ ان کا آخری ھدف یہ ہے کہ سارے کا سارا دین اللہ تعالی کا ہی ہو کر رہ جائے.

جب وہ مذاہب جس کے لوگ تابع ہیں وہ بشری مذہب ہوں اور کسی بندے کی اختراع اور ایجاد ہوں اور جب قوانین اور نظام جو ان کی زندگی کو چلاتے ہوں وہ بھی کسی بندے کی اختراع اور ایجاد ہوں تو اس حالت میں ہر مذہب اور ہر قانون اور نظام کو حق حاصل ہے کہ اپنی حدود کے اندر امن کے ساتھ قائم رہے جب تك کہ وہ کسی دوسرے کی

حدود سے تجاوز نہیں کرتا، اور اس مذہب اور نظام اور مختلف حالات کو حق ہے کہ زندہ رہیں، اور کسی دوسرے کو مٹانے اور زائل کرنے کی کوشش نہ کریں.

اورجب وہاں منہج الہی اور ربانی شریعت موجود ہو اور اس کے مقابلے میں دوسرے مذاہب جو انسانی اور بشری اختراع ہیں پائے جائیں تو بنیادی طور پر ہی معاملہ مختلف ہو جاتا ہے، اور الہی منہج کو حق ملتا ہے کہ وہ بشری حدود اور پردوں کو پھلانگ کر لوگوں کو بندوں کی عبادت سے باہر نکالے...

دیکھیں: فقہ الدعوۃ / سید قطب (217 ـ 222) کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" اس شخص کی بنسبت جو دعوت کو سنتا اور اسے قبول کرتا ہے اسلام حجت و دلیل اور بیان کے ساتھ پھیلا، اور جو شخص اسلام کی مخالفت اور اس کے ساتھ معاندانہ اور متکبرانہ رویہ اختیار کرتا ہے، اس کی بنسبت اسلام قوت و تلوار کے ساتھ پھیلا حتی کہ یہ اس کے معاملہ پر غالب آگیا، تو اس کا عناد اور دشمنی جاتی رہی اور اس نے اس واقع کی بنا پراسلام قبول کر لیا" اھ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (12 / 14).

واللہ اعلم .